مطبوعات

انگریزی میں ترجمہ تفہیم القرآن | TOWARDS UNDERGTANDING THE QUR'AN

(از مولانا سید ابوالاعلیٰ رحمہ) مترجم جناب ڈاکٹر ظفر اسحٰق انصاری، ڈائریکٹر جنرل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ۔ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد (پاکستان) بہ تعاون اے، آر، قدوائی۔ ناشر: The Islamic Foundation,
پتہ: Leicester LE 6 ORN U.K ؎۱ - قیمت نامعلوم۔

فاضل مترجم کی شخصیت سے قارئین پہلے واقف ہیں۔ انہوں نے تعلیم انڈیا، کراچی یونیورسٹی میکگل یونیورسٹی میں حاصل کی۔

کراچی یونیورسٹی میں پروفیسر رہے، پھر کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ، کنگ فہد یونیورسٹی برائے علوم پٹرول اور معدنیات (دہران) پرنسٹن یونیورسٹی، یونیورسٹی آف شکاگو، ملبوران یونیورسٹی اور میکگل یونیورسٹی میں تعلیمی و تحقیقی خدمات انجام دیں۔ کئی تحقیقی مقالات لکھے جن میں بعض انسائیکلوپیڈیا برطانیہ تک میں شائع ہوئے۔

تفہیم القرآن کا ایک انگریزی ترجمہ "دی مییننگ آف دی قرآن" ترجمہ کردہ چوہدری محمد اکبر مرحوم اور تکمیل یافتہ بقلم عزیز کمال مرحوم موجود ہے اور باعثِ افادۂ عام۔ مگر ڈاکٹر ظفر اسحٰق نے ایک نیا ترجمہ خاص اس ضرورت سے لکھا کہ مغربی ممالک میں

؎۱ پتے میں یہ اضافہ بھی کر لیں، لفظ "فاؤنڈیشن" کے بعد — MARKFIELD
DAWAH CENTRE RATBY LANE MARKFIELD

انگریزی زبان کا جو معیار اور انداز رائج ہے اس میں تفہیم القرآن کو پیش کیا تاکہ امریکہ برطانیہ وغیرہ میں اسے دعوتی اغراض سے پھیلایا جائے۔ اور یورپی نومسلموں کو دیا جائے۔ سلسلۂ ترجمہ کی یہ تیسری جلد ہے جس میں سورہ الاعراف اور سورہ انفال و توبہ شامل ہیں۔ پہلے دو حصوں کا تعارف ہم کرا چکے ہیں۔

نہایت اچھی گیٹ اپ، فسٹ کلاس ٹائپ، شاندار سرورق کے ساتھ مولانا مودودیؒ کے اردو ترجمہ اور تفسیری حواشی کو عربی متن سمیت خوب صورت انگریزی میں پیش کیا گیا ہے۔ یہاں ہم بہت زیادہ جھلکیاں تو پیش نہیں کر سکتے۔ صرف ایک مقام سے دو آیتوں کا ترجمہ ہم پیش کرتے ہیں:

سورۂ توبہ آیت نمبر ۷۹:

As for those who taunt the believers who voluntarily give alms and scoff at those who have nothing to give except what they earn through their hard toil, Allah scoffs at them in turn. A greivous chastisement awaits them.

آیت نمبر ۸۰:

(O Prophet) It is the same whether or not you ask for their forgiveness. Even if you were to ask for forgiveness for them seventy times, Allah shall not forgive them. That is because they disbelieved in Allah and His Messenger; and Allah does not bestow His Guidance on such evil-doing folk. (P. 235).

اب ذرا اس ترجمہ پر بھی نگاہ ڈالیں جو مینگ آف قرآن کے نام سے اب تک بہت مقبول ہے۔ سورۂ توبہ کی متذکرہ آیات کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے:

(He fully knows those stingy rich people) who find fault with the monetary sacrifices of those believers who make willing and voluntary contributions generously and scoff at those people who find nothing to contribute (to the cause of Allah) except what little they contribute sacrificing their own needs: Allah scoffs at those who scoff and there is a painful punishment in store for them.

O Prophet, (it will all be the same) whether you beg forgiveness for such people or not; for Allah will not forgive them even if you beg forgiveness for them seventy times. This is because they have no belief in Allah and His Messenger: and Allah does not show guidance to the wrong-doers.

The Meaning of the Quran, V.II, P.209-213.

خیال تھا کہ علامہ عبداللہ یوسف علی، پکتھال، آربری، مولانا عبدالماجد وغیرہ کے تراجم بھی تقابلاً پیش کر دیے جائیں، مگر اتنی گنجائش نہیں۔

آخر میں قرآنی اصطلاحات کا اچھا انڈکس شامل ہے۔ صرف ایک مثال:۔

(1) <u>Din:</u> The true meaning of din is obedience. As a Quranic technical term din refers to the way of life and the system of conduct based on recognising God as one's sovereign and committing oneself to obey Him. According to Islam true din consists of living in total submission to God, and the way to do so is to

accept as binding the guidance communicated through the Prophets.

علاوہ ازیں دو اور اہم انڈکس بھی ہیں اور نقشے بھی اپنے اپنے مباحث سے متعلق شامل ہیں۔

ہم ہر جلد کی طرح جلد سوم کا بھی خیر مقدم کرتے ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اور انگریزی میں مطالعہ کرنے والوں یا باہر اس ترجمہ کو بطور تحائف بھیجنے والوں کو اس کی طرف خاص توجہ دلاتے ہیں۔

بیعت | مجموعہ نعت۔ برادر عزیز جعفر بلوچ۔ ناشر: یونیورسل بکس۔ ۴۰۔ اے۔ اردو بازار، لاہور۔ سفید کاغذ پر طباعت اچھی۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۴۰/- روپے

ادھر کچھ عرصہ سے میں جب بھی ترجمان القرآن کے لیے مطبوعات کے صفحے لکھنے بیٹھتا ہوں تو ایک شخص میرے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب بیعت ہوتی ہے اور کچھ کہتا نہیں، بس کتاب رکھ کے چلا جاتا ہے۔ پھر وہ کتاب نجانے کہاں غائب ہو جاتی ہے۔ میں نے لاکھ چاہا کہ اپنی بھاری مصروفیت کو کچھ کم کرنے کے لیے بعض کتابوں پر دوسروں سے لکھوا لوں۔ مگر یہ سوچتے ہی وہی شخص پھر سامنے آکھڑا ہوتا ہے اور میرا دماغ معطل ہو جاتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے یہ کون ہوتا ہے؟ یہ جناب جعفر بلوچ ہوتے ہیں۔ صرف ایک بار وہ بولے اور انہوں نے کہا کہ لکھنا ہو تو آپ خود لکھیے، نہیں تو کتاب ہدیہ سمجھ کر پڑھتے رہیے۔ بات کی کاٹ ایسی تھی کہ ہم ذبح ہی ہو کر رہ گئے۔

پہلی نعتیہ نظم ہی سے بچ کے نکل جانا کچھ آسان نہیں۔ مطلع ؎

چمک اٹھتے ہیں جب یادوں کے روزن
گلے ملتے ہیں میں اور میرا بچپن

ذرا دیکھیے، شاعر اپنے بچپن سے گلے مل رہا ہے۔

اچھی بحر میں ماضی کے تذکرے اور مناظر کی عکاسی دونوں کی ہم آہنگی خوب ہے دریائے سندھ سے بات چلی مگر لیجئے کہ جعفر بلوچ صاحب نے اپنا ایک اور دریا بہا کے دکھا دیا۔ اس کی مثال ہے

تموج میرے دریائے سخن کا خیاباں ساز ہے گلزار من کا

اور اس دریائے سخن کی روانی کا راز ہے

مری طبع رواں کا راز کیا ہے بہ فیضانِ ثنائے مصطفےٰؐ ہے

اور حضورؐ مصطفیٰ کی شان ہے

مرادیں بخشنے والے سخی ہاتھ چٹانیں توڑنے والے قوی ہاتھ

خلقِ محمدیؐ کے ساتھ تاریخی واقعہ کو یکجا کیا۔ محض مدح نہیں کی۔

میرا دل عجیب ہے۔ اچھے شعر مجھے چھوڑتے ہی نہیں۔ میں ان کی کتاب پر کیا لکھوں۔ شاید اسی نظم پر بات پوری ہو جائے۔ ذرا ان ہاتھوں کی شان کے حلقے میں اور بھی واقعات سیرت و تاریخ اور تفسیر قرآنی دیکھیے۔ ہے

مبارک ہاتھ پتھر ڈھونے والے کھجوریں بھر مسلماں بونے والے

وہ جن کے مَا رَمَیْتَ میں ہیں اسرار ہے جن ہاتھوں کی مار اللہ کی مار

خدا کے سامنے محوِ دعا ہاتھ مشیت کی بلندی تک رسا ہاتھ

انہی ہاتھوں پہ کی ہے میں نے بیعت انہی سے ہوں گہر اندوزِ رحمت

یہاں معلوم ہوا کہ جعفر بلوچ نے مجموعے کا نام بیعت کیوں رکھا۔ تمام مروجہ روایتیں ٹوٹ گئیں، کیا مقام ہے جعفر کا کہ بیچ کے وساطت چھوڑ کر سیدھا دست نبیؐ پر بیعت کرتا ہے۔ کیا بلندی خیال ہے اور کیا شانِ عقیدہ۔

مزید اشعار نقل کرنے کے لیے جگہ نہیں۔ بس یوں سمجھیے کہ یہ شخص روایت کی کیاریوں میں نئے گل کھلاتا ہے، سادہ انداز میں اونچے مطالب۔ بس ایک شعر لکھتا ہوں ایسے ہی سامنے آ گیا ہے

پھر ادا ہو گی قضا ہو کے نمازِ ہستی وقت پھر پلٹے گا جب ان کا اشارہ ہو گا

ابھی تو جعفر بیعت کنندۂ حضورؐ کی اور نعتیں آئیں تو نجانے ہمارے تصورات سے کتنی بلند ہوں گی۔

مُسلم دُنیا ۱۹۹۰ء تحریر و تحقیق: فیض احمد شہابی۔ بہ اہتمام ادارۂ معارفِ اسلامی منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۳۹۰۔ سفید کاغذ پر خوشنما کمپیوٹری طباعت۔ سادہ و رنگین ٹائیٹل۔ قیمت: یک صد روپے۔

اس کی ترتیب کچھ ایسی ہے کہ عالمِ اسلام کی اسے YEAR BOOK سمجھ لیجیے۔ مختصر سا پیش لفظ مولانا خلیل حامدی ڈائریکٹر ادارہ نے لکھا ہے۔ پہلا باب ہے "تنظیمیں" یعنی اسلامی ممالک میں کون کون سی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ پھر موضوع ہے ۱۹۸۹ء حالات و واقعات کے آئینے میں ـــ یہ گویا بہت مختصر سا حالات کا سال بھر کا جائزہ ہے۔ پھر ۵۲ ملکوں کے اجمالی کوائف بیان کیے گئے ہیں۔

مثلاً آپ سعودی عرب کو نکالیے، ص ۱۶۲ ـــ تو حسبِ ذیل ذیلی عنوانات ملیں گے

۱۔ دارالحکومت ۲۔ مختصر تاریخ ۳۔ سعودی حکمران ۴۔ طرزِ حکومت ۵۔ خارجہ پالیسی ۶۔ معیشت ۷۔ تیل سے حاصل ہونے والی آمدنی ۸۔ زراعت ۹۔ صنعت و حرفت ۱۰۔ ذرائع مواصلات۔ (سڑکیں، بندرگاہیں، شہری فضائیہ) ۱۱۔ تجارتی بحری بیڑہ ۱۲۔ بڑے شہر ۱۳۔ معدنیات ۱۴۔ مسلح افواج ۱۵۔ تعلیم ۱۶۔ اخبارات و جرائد ۱۷۔ مشہور روزنامے ۱۸۔ سلسلۂ حالات ۱۹۔ حالاتِ حاضرہ۔

اِس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کتاب کا نقشۂ ترتیب کیسا ہے۔ نیز یہ طلبہ کے لیے، کوئز پروگراموں کے لیے، صحافیوں کے لیے اور مختلف لائبریریوں کے لیے کتنی مفید ہے۔

متاعِ آخرِ شب مجموعہ کلام حفیظ میرٹھی۔ ناشر: ادارۂ معارفِ اسلامی منصورہ لاہور صفحات: ۱۶۰۔ کاغذ طباعت بہت مناسب۔ سادہ مگر آرٹسٹک ٹائیٹل۔ قیمت درج نہیں۔

حفیظ میرٹھی سے ملاقات کر کے بڑی خوشی ہوئی، جیسے کوئی گم شدہ ساتھی مل گیا ہو۔

مگر ساتھی کہاں، عمر میں وہ بزرگ تر ہیں۔ فن میں نکات رس ہیں۔ انہوں نے بہت سا سفرِ شعر طے کر ڈالا۔ وہ ایسے منزل بلند پر ہیں کہ ہم نیچے سے انہیں بصد رشک دیکھتے ہیں۔

ان کی شاعری کو سمجھنے کے لیے ان کا یہ تجزیہ سنیے کہ "دورِ حاضر کا سب سے بڑا مسئلہ شدید قسم کا ذہنی اضطراب، اخلاقی بحران اور مقصدیت کا خلا ہے"۔ دانش ور فن کاروں کا حال یہ ہے کہ وہ بچارے خود عقلیت، تجربیت، لذتیت، جدیدیت، اور وجودیت کی موجوں میں غوطے کھاتے ہوئے اس حقیقتِ عظمیٰ کا سرا گم کر بیٹھے ہیں جس کی کسوٹی پر عقلی اور تجربی حقیقت اور تہذیبی یا اخلاقی قدر کو پرکھا جا سکتا ہے۔

چند شعر ؎

بڑے ادب سے غرورِ ستمگراں بولا
جب انقلاب کے لہجے میں بے زباں بولا
حصارِ جبر میں زندہ بدن جلائے گئے
کسی نے دم نہیں مارا مگر دھواں بولا

جب کوئی آغوش کھلتا ہی نہیں اس کے لیے
ڈھانپ کر منہ راکھ کے بستر پہ سو جاتی ہے آگ
امن ہی کے دیوتاؤں کے اشاروں پر حفیظ
جنگ کی دیوی کھلے شہروں پہ برساتی ہے آگ

موجۂ مے سے تراشا ہوا اندازِ خرام
آپ چلتے ہیں کہ چلتی ہے صبا پانی پہ

سب مجھ پہ مہرِ جرم لگاتے چلے گئے
میں سب کو اپنے زخم دکھانے میں رہ گیا
میدانِ کارزار میں آئے وہ قوم کیا
جس کا جوان آئینہ خانے میں رہ گیا
وہ وقت کا جہاز تھا کرتا لحاظ کیا
میں دوستوں سے ہاتھ ملانے میں رہ گیا
بازارِ زندگی سے قضا لے گئی مجھے
یہ دور میرے دام لگانے میں رہ گیا

کون رکھتا ہمیں موتیوں کی طرح
رل گئے خاک میں آنسوؤں کی طرح

روشنی کب تھی اتنی مرے شہر میں جل رہے ہیں مکاں شعلوں کی طرح
داد دیجیے کہ ہم جی رہے ہیں وہاں ہیں محافظ جہاں قاتلوں کی طرح

جب کسی گلفام کا دامن اُلجھ کر رہ گیا خار کو محسوس اپنی برتری ہونے لگی

نہ ہوں حیراں میرے قہقہوں پر مہرباں میرے فقط فریاد کا معیار اُونچا کر لیا میں نے

ڈھونڈتا پھرتا ہوں دُنیا کے بھرے بازار میں ایک معمولی سی شے جس کو سکونِ دل کہیں

یہ بات نرالی دلِ خوددار کرے ہے تڑپے ہے مگر درد سے انکار کرے ہے

سمجھ رہا تھا کہ محفوظ اپنے گھر میں ہوں مگر یہ گھر نے بتایا کہ میں بھنور میں ہوں

اللہ سے دُعا ہے کہ وہ حفیظ صاحب کو صحت و قوت دے اور وہ اپنی شاعری کے چشمہ سے آبِ حیات اور جاری کریں۔

فوز و سعادت کے ایک سو پچاس چراغ | مولف: طالب الہاشمی۔

ناشر: محمد عثمان شمسی بین اسلامک پبلشرز۔ ۱۷ اردو بازار لاہور۔ مطبع: میٹرو پرنٹرز لاہور۔ ضخامت: ۶۵۶ صفحات۔ قیمت: ۱۲۰/ روپے

سیرت نگاری اور سوانح نگاری کی وادی بڑی کٹھن اور پُرخار ہے۔ بڑے بڑے کہنہ مشق قلمکار بھی کہیں نہ کہیں جادۂ مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں۔ اس وادی میں قدم بڑی احتیاط سے ذمہ داری سے پھونک پھونک کر رکھنا پڑتا ہے۔

سیرت نگاری کا تعلق عقیدت، قلبی لگاؤ، محبت و خلوص سے ہے۔ سیرت نگار کو جن کی سیرت لکھنی ہوتی ہے ان سے تعلق کی نوعیت، کیفیت و کمیت کا بہت گہرا

تعلق ہے۔

جناب طالب ہاشمی صاحب ان خوش قسمت ترین انسانوں میں سے ایک ہیں، جن کو رب کائنات نے اپنے آخری رسول مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار صحابہ کرام کی سیرت پر لکھنے کا ذوق و شوق، جذبہ و ولولہ عطا فرمایا ہے۔

محترم ہاشمی صاحب نے اس سے پہلے اس صنف پر درجنوں کتابیں تالیف کی ہیں۔ مثلاً متذکرہ بالا کتاب کے علاوہ تئیس پروانے شمع رسالت کے، بشیر البشر کے چالیس جان نثار، سرور کائنات کے پچاس صحابہ، آسمان ہدایت کے ستر ستارے، رحمت دارین کے سو شیدائی، سیرت خلیفۃ الرسول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق، سیرت فاطمۃ الزہراؓ، تذکار صحابیاتؓ، یہ تیرے پراسرار بندے وغیرہ۔

دنیا کے یہ وہ خوش قسمت ترین انسان ہیں جن کو سرور کائنات کی مجلس نشینی کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ وہ چراغ ہیں جن کی لو سے دنیا روشن ہو گئی۔ اب بھی ان کی سیرتوں کا مطالعہ کر کے ہر انسان اپنی سیرت کا چراغ روشن کر سکتا ہے۔

پروف ریڈنگ میں کمزوری رہی ہے۔ (عبدالوکیل علوی)

ماہنامہ ساتھی کراچی | مدیر: سید شمس الدین۔ مقام اشاعت: الیف ۲۰۶ سلیم ایونیو گلشن اقبال۔ ۱۳۔ بی کراچی ۷۵۳۰۰۔ سالانہ چندہ عام ڈاک سے ۳۰/- روپے بذریعہ رجسٹری ۱۰۰/- روپے۔ صفحات: ۱۱۲ ڈائجسٹ سائز۔

مقام مسرت ہے کہ ان دنوں بچوں کے بہت خوب صورت پرچے شائع ہو رہے ہیں انہی میں کراچی کا ماہنامہ ساتھی بھی ہے۔ ہمارے سامنے ماہ جنوری اور فروری ۱۹۹۱ء کے شمارے ہیں اور جملہ خوبیوں میں مکمل ہیں ۔۔ اگر مرتبین نظموں کی تصحیح اور زبان کو کسی قدر اور آسان کرنے کی طرف توجہ دیں تو اس کی خوبیوں میں اضافہ ہوگا۔ (انظر زیدی)

حضرت سید احمد شہید اور ان کی تحریکِ اصلاح و جہاد | مصنف: پروفیسر خلیق احمد نظامی

ناشر: دارِ عرفات دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی (بھارت)

صفحات: ۴۴ سائز ۳۰×۲۰/۱۶ - قیمت درج نہیں -

یہ پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب کا وہ مقالہ ہے جو انہوں نے حمد و مناجات کے موضوع پر منعقد ہونے والے ایک سیمینار میں پڑھا تھا - یہ سیمینار نومبر ۱۹۹۰ء میں رابطہ ادب اسلامی کے اہتمام اور محمد ثانی تعلیمی سوسائٹی رائے بریلی بھارت کے زیرِ انتظام منعقد ہوا تھا -

حضرت سید احمد شہید اور ان کی برپا کی ہوئی تحریکِ مجاہدین کے بارے میں بہت سی ضخیم کتابیں شائع ہو چکی ہیں، بہ لحاظ قامت ان کے مقابلے میں اس مقالے کو نہیں رکھا جا سکتا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس جذبے اور جیسی جامعیت سے یہ مقالہ تحریر کیا گیا اس کا ایک مقام ہے، پروفیسر صاحب نے دریا کو کوزے میں بند تو کیا ہی ہے، لیکن اس کوزے کو علم کے پیاسوں کی پیاس بجھانے کی بہترین صفات عطا کر دی ہیں - اس کا مطالعہ کرتے ہوئے سید احمدؒ شہید اور ان کے رفقاء کی سیرت اور تحریکِ مجاہدین کے بہت سے نئے پہلو سامنے آتے ہیں - اس موضوع پر ان کا مطالعہ ایسا وسیع ہے کہ ان سے اس موضوع پر ایک مفصل کتاب لکھنے کی درخواست کرنے کو دل چاہتا ہے - نیز یہ درخواست بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے امروہہ کے شاہ محمد امین غازی کی مثنوی کے جس قلمی نسخے کا ذکر کیا ہے کہ ان کے کتب خانے میں محفوظ ہے، اسے ترجمے کے ساتھ شائع کرنے کا اہتمام کریں - ایسی چیزیں ملت کی امانت ہیں، انہیں عام ہونا چاہیے -

(نظر زیدی)